Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ھفتہ

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۶۸ / ۳۳ | ۱۳ صفر ۱۳۹۹ھ ۱۳ صلح ۱۳۵۸ ہش ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۱۳ جنوری - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لمحہ حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے - آمین

ربوہ ۱۲ صلح - آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی حضور نے ۲۹ دسمبر کو جو خطبہ جمعہ دیا تھا آج اسی کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ اسلام نے بنیادی طور پر بنی نوع انسان کو کامل مذہبی آزادی اور مکمل آزادیٔ ضمیر عطا فرمائی ہے چونکہ خطبۂ جمعہ کم و بیش سوا گھنٹہ تک جاری رہا اور کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے نمازِ جمعہ کے ساتھ ہی حضور نے نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہمیں یہ بتایا اور سمجھایا گیا ہے کہ سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہر دو جہان میں سب سے بلند اور بالا ہے اور آپؐ کو جو شریعت دی گئی وہ بھی ایک کامل اور مکمل شریعت ہے اس میں تمام انسانی حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا اور پھر ان کی حفاظت کا بھی انتظام کیا گیا۔ انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے چنانچہ جملہ قرآنی احکام اسی مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیں دیئے گئے ہیں۔ چونکہ بنیادی طور پر قرآن کریم نے انسان کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال بجالانے پر اسے جزاء یا سزا دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے قرآن کریم نے اسے کامل مذہبی آزادی اور مکمل آزادیٔ ضمیر عطا فرمائی ہے اور اس ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کو نمایاں کر کے رکھا گیا ہے۔ جبر اور زبردستی سے اگر کوئی کام کرایا جائے تو اس پر جزاء یا سزا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ فرشتوں کے اعمال پر کوئی جزا یا سزا نہیں ہوتی۔ اور انسان کو چونکہ مکمل مذہبی آزادی دی گئی ہے اس لئے اس کے نتیجہ کے طور پر اس کے لئے جزاء و سزا مقرر کی گئی ہے۔

حضور نے آزادیٔ مذہب کے سلسلہ میں قرآن مجید کی متعدد آیات تلاوت فرمائیں اور ان کا مضمون واضح فرمایا اور پھر نامور مفسرین قرآن نے اِن آیات کی جو تفسیر کی ہے اس کا بھی ذکر فرمایا اور اسی طرح پر (باقی صفحہ ۸ پر)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ خود ہمیشہ اُس کی حفاظت کرے گا

یہ وعدۂ الٰہی چاہتا ہے کہ جب بھی غارت گری کا موقع ہو خدا تعالیٰ آسمان سے کوئی حربہ نازل کرے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر: ۱۰)

ترجمہ:- اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اُتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا مِنَ الۡاَنۡبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعۡطِیَ مَا مِثۡلُہٗ اٰمَنَ عَلَیۡہِ الۡبَشَرُ وَ اِنَّمَا کَانَ الَّذِیۡ اُوۡتِیۡتُہٗ وَحۡیًا اَوۡحَاہُ اللّٰہُ عَلَیَّ۔ (بخاری)

ترجمہ:- ہر نبی کو بقدر ان آدمیوں کے جو اس پر ایمان لائے معجزے دئے گئے اور مجھے سب سے بڑا معجزہ وحی (قرآن کریم) دی گئی جو خدا نے مجھ پر بھیجی (یعنی یہ معجزہ دائمی ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"آج دو قسم کے شرک پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کو نابود کرنے کی بے حد سعی کی۔ اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام و نشان مٹ جاتا۔ مگر چونکہ اُس نے وعدہ کیا ہوا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ یہ وعدۂ حفاظت چاہتا تھا کہ جب غارت گری کا موقع ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیداروں کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھ کر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں۔ اسی طرح پر آج چونکہ فتن جمع ہو گئے تھے اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو تیار ہو گئے تھے اس لئے ... خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دُور کرنے کے لئے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور مَیں بڑے دعوے اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بیشک یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو قائم کیا ہے جیسا کہ اس نے اپنی تائیدوں اور نصرتوں سے جو اِس سلسلہ کیلئے اس نے ظاہر کی ہیں دکھا دیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۲، ۹۳)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ر صفر ۱۳۹۹ھ
۱۳ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمہ گیر فساد کی لپیٹ میں آئے ہوئے معاشرہ کی اصلاح

دنیا میں گناہوں کی کثرت، خدا تعالیٰ کا خوف اور آخرت کا ڈر معدوم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خدا کا خوف اور آخرت کا ڈر معدوم اس لئے ہو جاتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے شدید العقاب ہونے اور آخرت میں اس دنیا کے اعمال و افعال کی جوابدہی ہونے کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں اور ان دونوں حقیقتوں پر ایمان غیر یقینی کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ لوگوں کو جس قدر دنیا کی لذات اور مال و متاع پر یقین ہوتا ہے اتنا یقین آخرت پر نہیں ہوتا۔ جب لوگوں میں آخرت کے متعلق بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو پھر آخرت کا خوف دل سے نکل جاتا ہے اور وہ گناہوں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں پہلے چھوٹے چھوٹے گناہوں کا ارتکاب شروع ہوتا ہے جس کے بعد رفتہ رفتہ طبیعت کی بے باکی انہیں بڑے گناہوں میں ملوث کرنے لگتی ہے یہاں تک کہ وہ سر سے پاؤں تک گناہوں میں غرق ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ پورا معاشرہ ایک ہمہ گیر فساد کی لپیٹ میں آئے بغیر نہیں رہتا۔

جب معاشرہ میں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہمہ گیر فساد کی کیفیت رونما ہو جائے تو پھر محض وعظ و نصیحت کارگر نہیں ہوا کرتی۔ لوگوں کو اگر نصیحت کی بھی جائے تو وہ ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں اور کرتے وہی ہیں جو ان کا جی چاہتا ہے وعظ و نصیحت کی بھرمار اور تعزیری قوانین کی ڈ مار کے باوجود گناہوں کے ارتکاب میں سرِ مو فرق نہیں آتا بلکہ ان کی کثرت ہولناک صورت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ لوگوں میں یہ یقین پیدا کیا جائے کہ خدا ہے اور وہ گناہوں کی سزا دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی سزا دیتا ہے۔ نیکیوں کی وہ بہترین جزا عطا کرتا ہے اور اسی طرح ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا کیا جائے کہ آخرت برحق ہے مرنے کے بعد اگلے جہان میں ہر انسان کو اپنی ایک ایک حرکت اور چھوٹے سے چھوٹے فعل کا جواب دینا ہوگا اور جملہ ناروا افعال اور گناہوں کی سزا بھگتنا ہوگی۔ برخلاف اس کے نیکو کاروں کو وہ جنت میں داخل کرے گا اور ابدی راحت و سکون اور دائمی خوشی و خوشحالی کے سامان انہیں بہم پہنچائے گا۔ لوگوں کو اس یقین سے متمکن کئے بغیر انہیں گناہوں سے پاک کرنا ہرگز ممکن نہیں ہوتا۔ جس طرح وہ دنیا اور اس کی لذات پر یقین رکھتے ہیں اگر اس سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم اتنا یقین انہیں آخرت پر ہونا چاہیئے تبھی وہ گناہوں کے گرداب سے نکل سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات اور آخرت پر یقین کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ یقین جو انسانوں کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے ان میں کیسے پیدا ہو؟ یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے۔ اس کا صحیح جواب معلوم کئے بغیر ہمہ گیر فساد کی لپیٹ میں آئے ہوئے کسی بھی معاشرہ کی اصلاح ممکن نہیں ہے۔

سو خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت پر حقیقی یقین پیدا کرنے کا ذریعہ دو چیزیں ہیں ایک الہام جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ خود انا الموجود کہہ کر اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور دوسرے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تازہ بتازہ نشان۔ یہ دونوں چیزیں انسان کے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کو مضبوط چٹان پر قائم کر دیتی ہیں۔ محض وعظ و نصیحت یا سابقہ قصوں کہانیوں سے یقین پیدا نہیں ہوتا لیکن جب انسان خدا تعالیٰ کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے نتیجہ میں تازہ بتازہ درخشندہ نشان ظاہر ہوتے ہیں تو شکوک و شبہات زائل ہو کر رہ جاتے ہیں اور انسان کا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ خدا ہے اور آخرت برحق ہے اور یہ یقین گناہوں کو کالعدم کر کے رکھ دیتا ہے کیونکہ ایسا انسان یقینی طور پر جانتا ہے کہ اسے اپنے ہر فعل اور ہر حرکت و سکون کا جواب دینا ہوگا اور گناہوں کی سزا بھگتنا ہوگی۔

خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت پر کامل یقین سے ہمکنار ہونے کے دو ہی طریق ہیں کہ یا تو انسان کو خود مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ کا شرف حاصل ہو یا وہ کسی ایسے شخص کی صحبت سے فیضیاب اور اس کے دامن سے وابستہ ہو جو مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ کے شرف سے مشرف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں معاشرہ کی اصلاح کرنے میں عام واعظ ناکام رہتے ہیں وہاں ایسا بندۂ اخص جو مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ سے مشرف ہو اور جس کے ذریعہ نشاناتِ الٰہیہ کا ظہور عمل میں آئے وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی، حشر نشر اور آخرت پر زندہ یقین کی دولت سے مالا مال کر کے ان کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دیتا ہے اور وہ زمین پر رہتے ہوئے عالمِ بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔

آج جملہ مذاہب میں سے صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں الہام اور نشاناتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلا ہے اور جو لوگوں میں زندہ اور حقیقی یقین پیدا کر کے انہیں گناہوں سے نجات دلانے اور باخدا ہی نہیں بلکہ خدا نما انسان بنانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی اس لازوال فضیلت کی رو سے اسی دنیا میں یقین کامل حاصل کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"جب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا (مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا) تو ہر ایک طالبِ حق کے لئے ضروری ہوا کہ اسی جہان میں آنکھوں کا نور تلاش کرے اور اُس زندہ مذہب کا طالب ہو جس میں زندہ خدا کے انوار نمایاں ہوں (اور وہ مذہب جملہ مذاہب میں سے صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ ناقل)

وہ مذہب مُردار ہے جس میں ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں کیونکہ وہ انسانوں پر یقین کی راہ بند کرتا ہے اور ان کو قصوں کہانیوں پر چھوڑتا ہے اور ان کو خدا سے نومید کرتا اور تاریکی میں ڈالتا ہے اور کیونکر کوئی مذہب خدا نما ہو سکتا ہے اور کیونکر گناہوں سے چھڑا سکتا ہے جب تک کوئی یقین کا ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتا۔ اور جب تک سورج نہ چڑھے کیونکر دن چڑھ سکتا ہے۔ پس دنیا میں سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں۔ بھلا بتلاؤ کہ ظن بھی کوئی چیز ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔

یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پروا ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔"

(کتاب "نزول المسیح" صفحہ ۹۱-۹۲ مطبوعہ ۱۹۰۹ء)

احمدیہ مسلم مشن لندن کے زیر اہتمام شائع ہونے والا ماہوار رسالہ "مسلم ہیرلڈ"

پچھلے اٹھارہ برس سے لندن مشن کے زیر اہتمام ماہوار انگریزی رسالہ "Muslim Herald" شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل علم حلقوں میں بہت مقبول ہے۔ مائیکروفلم پر بھی ہر ماہ اس رسالہ کا ریکارڈ محفوظ کیا جاتا ہے۔ جماعت کے اہل قلم انگریزی دان احباب سے درخواست ہے کہ اپنے رشحاتِ قلم اس رسالہ کے لئے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(بشیر احمد رفیق۔ ایڈیٹر مسلم ہیرلڈ۔ لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ

(۴)

(مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

بہرکیف ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو ہماری خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ سیرالیون کے وزیر خارجہ آنریبل بنگالی مانسرے نے جماعت احمدیہ کی ۲۵ ویں کانفرنس منعقدہ بو (BO) میں جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کا بدیں الفاظ تذکرہ کیا ہے۔

"جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں اب سیرالیون کے طول و عرض میں پھیل چکی ہیں۔ جماعت نے مذہب، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں شاندار اور قابل قدر کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ملک کے بہت سے حصوں میں پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کے قیام کے علاوہ شفاخانے بھی تعمیر کئے ہیں۔ جماعت کے پرجوش مبلغین کی ہیم جد و جہد اور جانفشانی کے ساتھ قوم کی معاشرتی اور تعلیمی ترقی کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ مجھے ان کا واشگاف الفاظ میں اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے دل ان کے لئے تشکر کے جذبات سے معمور ہیں۔"

(اقتباس از تقریر وزیر داخلہ سیرالیون)

اسی طرح اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے نمائندہ مقیم سیرالیون Mr. Williard F. Hooper نے ہمارے مبلغ کی روانگی پاکستان کے موقعہ پر جو خط بھیجا۔ اس کا متعلقہ اقتباس بھی سامعین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

"آپ اور آپ کے مشن کی انتظامی کمیٹی نے ملک کی روحانی معاشرتی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انسانی برادری کے ساتھ آپ کے ہمدردی محبت اور رواداری کا سلوک ہمارے ملک کے ان سب لوگوں کے لئے روحانی ترغیب اور نمونہ کا باعث ہے جو نادار عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے خواہاں ہیں۔ آپ کی متعدد درسگاہیں اور جذبۂ خدمت سے سرشار اساتذہ کم مایہ لوگوں کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔ جن کی کوششوں کے نتیجہ میں اہل ملک پڑھنے، لکھنے اور علوم ریاضی میں مہارت حاصل کر رہے ہیں۔ اس حقیقت سے ہر ایک آشنا ہے کہ مشن نے جدید آلات سے لیس شفاخانے قائم کئے ہیں جن کے ذریعہ لاتعداد ایسے مریضوں نے شفا حاصل کی ہے جو دنیا کے اس خطہ کی مخصوص مہلک امراض میں مبتلا تھے۔"

گیمبیا۔ گیمبیا میں اس وقت ہمارا ایک سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ ہماری ان خدمات کو وہاں کے ملکی اخبار دی گیمبین آؤٹ لک (The Gambian Out look.) نے ان الفاظ میں کیا ہے:-

"جماعت احمدیہ کے چھ ڈاکٹر ملک میں گراں قدر طبی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ طبی شعبہ میں احمدیہ جماعت نے قابل ستائش فریضہ سرانجام دیا ہے ..... اطباء اور دانتوں کے امراض کے ماہرین ان مقامات پر اہلیانِ ملک کو طبی امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔ جہاں پہلے یہ سہولتیں مفقود تھیں۔"

لائبیریا۔ مغربی افریقہ کا سب سے پہلا آزاد ملک ہے۔ ۱۹۷۲ء میں اس کی کل آبادی پندرہ لاکھ تھی۔ منروویا اس کا دارالخلافہ ہے۔ جس کی آبادی ۱۹۷۰ء میں ایک لاکھ تھی۔ جب امریکہ میں غلاموں کی تجارت کا خاتمہ ہوا۔ تو آزاد کردہ غلام ۱۸۸۲ء میں یہاں لاکر بسائے گئے۔ ۱۸۴۷ء میں اسے ایک آزاد اور خودمختار مملکت قرار دیا گیا۔ لیکن امریکہ کا دخل کافی حد تک قائم رہا۔

آنجہانی صدر ٹب مین کے زیادہ تعلقات امریکہ سے رہے ہیں۔ لیکن موجودہ صدر ٹالبرٹ کے تعلقات اپنے ہمسایہ افریقن ممالک سے ہیں۔ یہاں ہمارا باقاعدہ مشن ۱۹۵۶ء میں قائم ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو یہاں بھی غیر معمولی کامیابیاں عطا کی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے پہلے دورہ پر مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ تو آپ نے حکومت لائبیریا کے اسٹیٹ گیسٹ کے طور پر قیام فرمایا۔ اس موقعہ پر صدر ٹب مین نے آپ کے اعزاز میں ایک پرتکلف ضیافت کا اہتمام کیا۔ اور جماعت کو اراضی دینے کا اعلان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس دورے کی تفصیل Africa Speaks میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

آئیوری کوسٹ۔ مغربی افریقہ کے سابقہ مغربی مقبوضات میں سے ہمارا پہلا مشن آئیوری کوسٹ میں قائم ہوا۔ یہاں بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے ہم نے اپنا سکول کھولا ہے۔ اس وقت ۳ مبلغ مقامی اور پاکستانی میدان عمل میں مصروف ہیں۔ اور لٹریچر کی ایک خاصی تعداد فرانسیسی زبان سے اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر مشتمل چھپ کر تقسیم ہو رہی ہے۔

حضرات! میری اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ مغربی افریقہ میں ہمارا مقابلہ ایک ایسے حریف سے ہے۔ جو اپنے مالی وسائل اور افرادی قوت میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ صرف مغربی افریقہ میں عیسائیت کے ایک فرقہ رومن کیتھولک کے ۲۵۴۷ مناد دین مسیحی کی ترویج و اشاعت میں کوشاں ہیں۔ جبکہ احمدی مبلغین کی تعداد ایک سو سے زیادہ نہیں ہے۔ افریقی عوام کو عیسائیت میں جذب کرنے کے لئے پادریوں کا پہلا اور کامیاب حربہ مالی امداد ہے۔ جو ملک میں (کرسچن ریلیف کمیٹی) (Christian Relief Committees) کی صورت میں اپنا کام کر رہا ہے۔

دوسرا حربہ ان کے مدارس ہیں جو مسلمان بچے ان اداروں میں تعلیم پاتے ہیں۔ وہ عموماً اسلامی جذبہ اور عقیدت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ہم ہر محاذ پر اپنے حریف سے نبرد آزما ہیں۔ اس وقت جو ہماری حقیر قربانیاں قبولیت کا رنگ لائی ہیں۔ وہ درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس قدسیہ کا ہی نتیجہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں ایک ہی فتنہ ہے جو کمال کو پہنچ گیا ہے اور الٰہی تعلیم کا سخت مخالف ہے یعنی کفارہ اور تثلیث کی تعلیم جس کو صلیبی فتنہ کے نام سے موسوم کرنا چاہیئے ... . سو خدا تعالےٰ نے آسمان پر دیکھا کہ یہ فتنہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور یہ زمانہ اس فتنہ کے تموّج اور طوفان کا زمانہ ہے۔ پس خدا نے اپنے وعدہ کے موافق چاہا کہ اس صلیبی فتنہ کو پارہ پارہ کرے اور اس نے ابتدا سے اپنے نبی مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے خبر دی تھی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کافرکش سے یہ فتنہ فرو ہوگا۔ اس کا نام اس وقت عیسیٰ اور مسیح موعود ہوگا۔"

(انجام آتھم)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ادائیگی زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی

— اور —

تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

—o—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ اور اس کے فضائل

ارشادات مبارکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مرسلہ۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ امر ہر ایک عاقل کے نزدیک بغیر کسی تردد اور توقف کے مسلم الثبوت ہے کہ گلاب کا پھول مثل اور مصنوعات الٰہیہ کے ایسی عمدہ خوبیاں اپنی ذات میں جمع رکھتا ہے جس کی مثل بنانے پر انسان قادر نہیں۔ اور وہ دو طور کی خوبیاں ہیں۔ ایک وہ جو اس کی ظاہری صورت میں پائی جاتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ اس کا رنگ نہایت خوشنما اور خوب ہے اور اس کی خوشبو نہایت دل آرام اور دلکش ہے۔ اور اس کے ظاہر بدن میں نہایت درجہ کی ملائمت اور تروتازگی اور نرمی اور نزاکت اور صفائی ہے اور دوسری وہ خوبیاں ہیں کہ جو باطنی طور پر حکیم مطلق نے اس میں ڈال رکھی ہیں یعنی وہ خواص جو اس کے جوہر میں پوشیدہ ہیں اور ... وہ یہ ہیں کہ وہ مفرح اور مقوی قلب اور مسکن صفرا ہے۔ اور تمام قویٰ اور ارواح کو تقویت بخشتا ہے۔ اور صفرا اور بلغم رقیق کا مسہل بھی ہے۔ اور اسی طرح معدہ اور جگر اور گردہ اور امعاء اور رحم اور پھیپھڑوں کو بھی قوت بخشتا ہے۔ اور خفقان حار اور غشی اور ضعف قلب کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور اسی طرح اور کئی امراض بدنی کو فائدہ مند ہے۔ پس انہی دونوں طور کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی نسبت اعتقاد کیا گیا ہے کہ وہ ایسے مرتبہ کمال پر واقع ہے کہ ہرگز کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسا پھول بنا دے جو اس پھول کی طرح رنگ میں خوشنما اور خوشبو میں دلکش اور بدن میں نہایت تروتازہ اور ملائم و نازک اور مصفا ہو۔ اور باوجود اس کے باطنی طور پر تمام وہ خواص بھی رکھتا ہو جو گلاب کے پھول میں پائے جاتے ہیں ....

سمجھنا چاہیئے کہ یہی وجہ بے نظیری کی سورۃ فاتحہ میں بلکہ قرآن شریف کے ہر حصہ اقل قلیل میں کہ جو چار آیت سے بھی کم ہو پائی جاتی ہیں۔ پہلے ظاہری صور پر نظر ڈالو کہ دیکھو کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودت الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حسن کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں۔ ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں۔ اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات سے بکلّی سالم اور بری ہے۔ ہر ایک فقرہ اس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے۔ اور ہر ایک ترکیب اس کی اپنے اپنے موقعہ پر واقع ہے۔ اور ہر ایک قسم کا التزام جس سے حسن کلام بڑھتا ہے۔ اور لطافت عبارت کھلتی ہے۔ سب اس میں پایا جاتا ہے۔ اور جس قدر حسن تقریر کے لئے بلاغت اور خوش بیانی کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ ذہن میں آ سکتا ہے۔ وہ کامل طور پر اس میں موجود اور مشہود ہے۔ اور جس قدر مطلب کے دلنشین کرنے کے لئے حسن بیان درکار ہے۔ وہ سب اس میں مہیا اور موجود ہے۔ اور باوجود اس بلاغت معانی اور التزام کمالیت حسن بیان کے صدق اور راستی کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے .... اور پھر انہی خوشبو کے ساتھ خوش بیانی اور جودت الفاظ اور رنگینی اور صفائی عبارت کو ایسا جمع کیا گیا ہے کہ جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو کے ساتھ اس کی خوشرنگی اور صفائی بھی جمع ہوتی ہے۔ یہ خوبیاں تو باعتبار ظاہر کے ہیں۔ اور باعتبار باطن کے اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے۔ اور تکمیل قوت علمی اور عملی کے لئے بہت سامان اس میں موجود ہے۔ اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے۔ اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کہ جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اس میں مذکور ہیں۔ سالک کے دل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوت بڑھتی ہے اور شک اور شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اور بہت ہی اعلیٰ درجہ کی صداقتیں اور نہایت باریک حقیقتیں کہ جو تکمیل نفس ناطقہ کے لئے ضروری ہیں۔ اسی کے مبارک مضمون میں بھری ہوئی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ کمالات بھی ایسے ہیں کہ گلاب کے پھول کے کمالات کی طرح ہیں۔ ان میں بھی عادتاً ممتنع معلوم ہوتا ہے کہ بجز کسی انسان کے کلام میں مجتمع ہو سکیں۔ اور یہ امتناع نہ نظری بلکہ بدیہی ہے کیونکہ حقائق و دقائق و معارف عالیہ کو خدا تعالیٰ نے عین ضرورت حقہ کے وقت اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں بیان فرما کر ظاہری اور باطنی خوبی کا کمال دکھلایا ہے۔ اور بڑی نازک شرطوں کے ساتھ دونوں پہلوؤں ظاہر و باطن کو کمالیت کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا ہے۔ پھر وہ معارف عالیہ ناقص اور ناتمام طور پر نہیں لکھے گئے۔ بلکہ کمّاً و کیفاً کامل درجہ پر واقع ہیں اور کسی عاقل کی عقل کوئی ایسی دینی صداقت پیش نہیں کر سکتی جو ان سے باہر رہ گئی ہو اور کسی باطل پرست کا کوئی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ازالہ اس کلام میں موجود نہ ہو ....

سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف میں ایک اور خاصہ بزرگ پایا جاتا ہے کہ جو اسی کلام سے خاص ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا دل کو صاف کرتا ہے۔ اور ظلماتی پردوں کو اٹھاتا ہے۔ اور سینے کو منشرح کرتا ہے۔ اور طالب حق کو حضرت احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار اور آثار کا مورد کرتا ہے کہ جو مقربان حضرت احدیت میں ہونی چاہیئے۔ اور جن کو انسان کسی دوسرے حیلہ اور تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا ....

اس کی عبارت میں ایسی رنگینی اور آب و تاب اور نزاکت و لطافت اور ملائمت اور بلاغت و شیرینی اور روانگی اور حسن بیان اور حسن ترتیب پایا جاتا ہے۔ کہ ان معانی کو اس سے بہتر یا اس سے مساوی کسی دوسری فصیح عبارت میں ادا کرنا ممکن نہیں اور اگر تمام دنیا کے انشاء پرداز اور شاعر متفق ہو کر چاہیں کہ اس مضمون کو لے کر اپنے طور سے کسی دوسری فصیح عبارت میں لکھیں کہ جو سورۃ فاتحہ کی عبارت سے مساوی یا اس سے بہتر ہو تو یہ بالکل محال اور ممتنع ہے کہ ایسی عبارت لکھ سکیں۔ اگر ممکن ہوتا تو البتہ کوئی مخالف اس کا معارضہ کر کے دکھلاتا۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۹ تا ۳۵۳)

ہمشیرہ محترمہ مسعودہ بانو مرحومہ کی یاد میں

(مکرم اعجاز احمد صاحب محمود۔ لاہور)

حسن و احسان کی دیوی، شرافت کی مورتی اور ممتا و پیار کی دادی مسعودہ بانو (مقصودہ بانو اہلیہ محترم گیانی عباد اللہ صاحب) چپکے سے سو گئی ہے۔ گوجرانوالہ کا ایک حصہ اس کی وفات پر پُرنم ہے۔ مجھے آج محسوس ہوا کہ میری والدہ اس جہان سے اٹھ گئی ہے۔ جب کبھی میں اور میری ہمشیرہ بچپن میں پیار و الفت سے محرومیت کی شکایت لئے اس کے پاس آتے تو اس کے محبت بھرے بوسے اور سینے سے لگا لینے کا لمس آج بھی ہماری سسکیوں پر تسلیوں کی مرہم رکھ دیتا ہے۔ میں نے بہت سی ماؤں کو دیکھا۔ لیکن اس خاتون میں خدا جانے کیا بات تھی کہ جمالیاتی جھلک اور ممتا بھری شیرینی کے پھول مجھے اسی کے چہرہ پر نظر آتے۔ کاش کوئی میرے ان الفاظ پر اعتبار کر سکے۔ تو میں کہوں کہ مجھے اس خاتون سے والہانہ پیار تھا۔ اس کی آنکھوں میں سوز، محبت اور خلوص کی چمک تھی۔ اس کے ہونٹ مسکراہٹ کے عادی تھے۔ اس کے ہاتھ آج تک مجھے پیار دینے میں بے تکلف رہے۔ وہ میری کچھ نہ لگتی تھی۔ وہ ہماری گلی کے کونے والے مکان میں مقیم تھی۔ لیکن میرا دل، میری عقل اور میری آنکھیں اسے ماں سمجھتی تھیں۔ مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ اکثر یاد آتا ہے۔ میں اور میری ہمشیرہ ان دنوں دادا دادی کے پاس رہتے تھے (ہماری والدہ فوت ہو چکی تھی) میری عمر سات سال اور ہمشیرہ کی نو سال کی تھی کہ ایک دن دادا جان نے ہمیں ایک قیمتی برتن توڑ دینے کے بعد خوب جھڑکا۔

ہم چپکے سے بہت روئے اور چوری چوری گیانی صاحب کے گھر آ گئے۔ یہاں آپی کے آگے ساری بات کہہ دی۔ آپی نے ہم دونوں کو اپنے گلے کے ساتھ لگایا پہلے مجھے چوما۔ پھر ہمشیرہ کو اور پھر مجھے چوم لیا۔ ہمشیرہ نے کہا مجھے بھی دو بار پیار کیوں۔ یہ سنکر آپی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ہمشیرہ کا ننھا سا چہرہ دبا کر دو جھپکیں۔ اور ہونٹوں پر ایک طویل بوسہ لیا۔ اور اس دوران اس کی آنکھیں بند تھیں۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں۔ تو وہ پُرنم تھیں۔ اس نے ہم دونوں کو مسکراتے ہوئے پیار سے دیکھا۔ اور خود کھچڑی کھلائی۔ یہ ممتا بھری گھڑیاں بیت گئیں۔ میری یہ ماں بھی ہمیں چھوڑ گئی۔ اس کے جانے سے گیانی صاحب کا گھر کیا میری اپنی زندگی میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ سارا شہر سنسان نظر آتا ہے۔ کچھ لوگ محض باتیں کرتے ہیں لیکن بہت کم ہیں جو عملی ایثار سے اور قلبی خلوص سے دلوں کو جیت لیتے ہیں۔

میں گرا تھا تو لوگ رکے تھے لیکن
سوچتا ہوں کہ آئے تھے اٹھانے کتنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں (۸۶) جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

تیسرے روز کا پہلا اجلاس

(۹)

محترم محمد ادریس ملومبا کاساکا سا نے فرمایا۔

میرے عزیز بھائیو! آپ سب کو دیکھ کر اور خدا تعالیٰ کی ان نشانات کو دیکھ کر جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہمیں دکھائے گئے میری آنکھوں کو جو ٹھنڈک اور دل کو جو سکون حاصل ہوا ہے میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کاش میں اس کیفیت اور اثر کو جو اس وقت طبیعت پر ہے زیمبیا میں اپنے بھائیوں تک پہنچا سکوں۔

میرے پیارے بھائیو! مجھے یہاں آکر معلوم ہوا کہ پاکستان اور اس کے علاوہ دنیا میں احمدیت نے کس قدر ترقی کی ہے اس کے ساتھ ہی جب میں سوچتا ہوں کہ زیمبیا میں ہمارا مشن ابھی بہت کمزور ہے اور ہمارے پاس ابھی مسجد سکول یا مشن ہاؤس کے لئے مناسب جگہ نہیں تو میری آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ آپ میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں کہ اللہ تعالیٰ وسطی افریقہ میں اسلام کی جڑیں مضبوط کرے اور اسلام کو ساری دنیا میں اور تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین!

فضائلِ قرآن کریم:

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید نے "فضائلِ قرآن کریم" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

جس طرح مادی کائنات بے حد اسرار سے پُر ہے اسی طرح کلماتِ الٰہیہ کی روحانی کائنات یعنی قرآن کریم بھی اسرار کا ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اس لئے فضائلِ قرآن کا مضمون بھی ایک بے کنار سمندر ہے۔ مختصر وقت میں صرف چند باتیں ہی بیان کی جا سکتی ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا عشق پیدا کرنے کی بے انتہا قوت ہے اس میں ایک برکت اور قوت ہے جو خدا کے طالب کو بے دم خدا کی طرف کھینچتی ہے اور اسے روحانی سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ قرآن کریم کے سچے پیروؤں کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبت الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ محبوب حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور آتش عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ وہ مجلس میں ساتھ بیٹھے لوگوں کو بھی محسوس ہوتی ہے اگر وہ اس محبت اور عشق کو کسی تدبیر سے چھپانا بھی چاہیں تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

قرآن کریم نے جو عشاقِ خدا پیدا کئے ان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت بلند مقام پر فائز ہیں۔ قرآن کریم کا کوئی صفحہ ذکرِ الٰہی سے خالی نہیں۔ اول سے آخر تک اللہ ہی اللہ بھرا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ قرآن کریم کے گن گائے آپ نے اپنی زندگی میں جو نغمات گائے ان پر ایک عظیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ قرآن کریم ایک کامل اور جامع کتاب ہے اس میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو کسی الٰہی کتاب میں امتیازی نشان کے طور پر ہونی چاہئیں۔ قرآن کریم محبوب حقیقی کا چہرہ دکھاتا ہے اس کا پیرو صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن جاتا ہے اس میں ہر روحانی مرض کا علاج موجود ہے۔ یہ معجزہ کلیت کے بلند مقام پر فائز ہے اس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے اس میں انسانی ہاتھ دخل نہیں دے سکتا اس کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک شعشہ غیر محرف و غیر مبدل ہے دوسری کتب الٰہیہ اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں وہ اس کے مقابل پھیکی اور بے نور نظر آتی ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے قرآن کریم اور بائیبل کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا بائیبل نے تخلیق کائنات کا جو تصور پیش کیا ہے اسے انسانی عقل قبول نہیں کرتی لیکن قرآن کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ عقل کے عین مطابق ہے۔ آج کی جو انکشافات ہو رہے ہیں وہ چودہ سو سال پہلے سے قرآن کریم میں موجود ہیں۔ قرآن کریم نے کئی صداقتیں ایسی بیان فرمائی ہیں جن کا تصور بھی انسانی دماغ میں پہلے موجود نہ تھا۔ قرآن کریم نے مرد اور عورت دونوں کے نفسِ واحدہ سے پیدا ہونے کا نظریہ پیش کیا ہے جس سے عورت کے مرد کی پسلی سے پیدا ہونے کی تردید ہوتی ہے۔ آج سائنس نے اس سلسلہ میں جو تحقیق دریافت کی ہے وہ بعینہٖ وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف قرار دیتا ہے وہ اسے ہر عیب سے منزہ قرار دیتا ہے اس کے مقابل پر بائیبل خدا کا جو تصور پیش کرتا ہے وہ نہایت ظالمانہ ہے انسانی عقل اسے تسلیم نہیں کرتی بلکہ انسانی روح اس سے دکھ، تکلیف اور اذیت محسوس کرتی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے "اشتہار واہل اسلام کی فریاد" سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک فارسی نظم پڑھ کر سنائی جس میں ایک مسلمان کو قرآن کریم سے متعلق ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس کی خدمت پر کمربستہ ہونے کی تحریک فرمائی ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے مسیح موعودؑ کے غلامو اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرنے والو! تم کہاں ہو؟ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہو۔ آگے بڑھو! اور قرآن کریم کی خدمت میں اپنی ہر متاعِ عزیز کو پیش کر دو۔ اس آواز کو سنو جو قرآن کریم سے اٹھ رہی ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے بعد اس زمانہ میں پھر یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ:۔

"مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ"

خدا کے قریب لے جانے والے
کاموں میں میرا کون مددگار ہے

تم اس آواز کو سنو اور اس پر لبیک کہو اور "نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ" (ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں) کے نعرے اتنی بلند آواز میں لگاؤ کہ زمین و آسمان گونج اٹھے اور اس خلوص سے بلند کرو کہ زمین کا ذرہ ذرہ نکھر اٹھے۔ تم قرآن کریم کے نور سے اپنے سینوں کو منور کرو اور پھر اس کائنات کو اس کے نور سے ایسی حسین بنا دو کہ تاریکی کا نام و نشان مٹ جائے۔ خدا کرے کہ لوگ قرآن کریم کی قدر کو پہچانیں۔ ہر دل میں قرآن کریم کا عشق پیدا ہو اور ہر صاحبِ دل اس کی برکات سے نوازا جائے۔

سیرالیون کے وفد کے نمائندہ کی تقریر:

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم ڈاکٹر ادریس بنگورا آف سیرالیون نے وفد کے نمائندہ کے طور پر انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

سب سے پہلے میں سیرالیون کے احمدی مردوں اور عورتوں کی طرف سے آپ سب حاضرین جلسہ کو محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ سیرالیون میں احمدیہ مسلم مشن ۱۹۳۷ء میں مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم کے ذریعہ قائم ہوا اس وقت سے لے کر اب تک مشن نے بہت ترقی کی ہے اس نے سیرالیون کے لوگوں میں روحانی، مادی اور سوشل تبدیلی پیدا کی ہے۔ سکول اور کالج قائم کئے جو وہاں بہت مشہور ہیں۔ مساجد تعمیر کیں۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں سکیم جاری کی تو اس سے ملک اور قوم کو اور بھی برکات حاصل ہوئیں۔ اس سکیم کے تحت پانچ نئے کالج اور چار میڈیکل سنٹر قائم کئے گئے۔ نئے کالجوں کو ملا کر جماعت کے قائم کردہ [illegible] اور سیکنڈری سکولوں کی تعداد ۱۲ ہو چکی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ جماعت کا اپنا پرنٹنگ پریس ہے۔ جماعت کی تبلیغی مساعی کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام جو کبھی اس ملک میں نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اب اسے مناسب جگہ دی جا رہی ہے اور بہت سے لوگ جو پہلے مسلمان کہلاتے ہوئے شرمندگی محسوس کرتے تھے۔ اب وہ مسلمان ہونے کی وجہ سے فخر کا اظہار کرتے ہیں اسلام کو بہت شان حاصل ہو رہی ہے۔ الحمدللہ!

اختتامی اجلاس:

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ۲۸ دسمبر کو نمازِ ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک روح پرور اختتامی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ الفضل مجریہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔

اس خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح ہمارا چھیاسیواں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذلک!

مرتبہ

سلطان احمد پیرکوٹی

○

ہر احمدی دوست کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دے

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء

(۳)

۱۱۳- زکیہ خاتون صاحبہ	کراچی	۵۵-۰۰
۱۱۴- کیپٹن ڈاکٹر انوار احمد صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۱۵- کرنل محمد صادق صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۱۶- مرزا شمس الاسلام صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۱۷- ناصرہ بیگم صاحبہ	″	۲۰-۰۰
۱۱۸- چوہدری رحمت اللہ باجوہ صاحب	″	۵۰۰-۰۰
۱۱۹- انور بیگم صاحبہ	″	۱۰-۰۰
۱۲۰- بشریٰ سجاد صاحبہ	″	۱۰-۰۰
۱۲۱- صفیہ بیگم صاحبہ	″	۲۵-۰۰
۱۲۲- نصیر احمد چغتائی صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۲۳- نواب بیگم شفیع صاحبہ	″	۵۰-۰۰
۱۲۴- فاروق احمد صاحب بھٹی	″	۴۰-۰۰
۱۲۵- ظہور احمد صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۱۲۶- ملک مظفر احمد صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۲۷- مسز عبدالوہاب صاحبہ	″	۱۰۰-۰۰
۱۲۸- مرزا حمید احمد صاحب	″	۴۰-۰۰
۱۲۹- ڈاکٹر احسان الحق صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۳۰- سید حفیظ احمد صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۱۳۱- امۃ الرشید بھٹی صاحبہ	″	۱۵-۰۰
۱۳۲- قریشی محمود احمد صاحب	″	۲۵-۰۰
۱۳۳- محمد اسمٰعیل صاحب خالد	بشیر آباد سندھ	۲۰-۰۰
۱۳۴- چوہدری غلام رسول صاحب صدر جماعت احمدیہ تلونڈی بھنڈراں		۵۰-۰۰
۱۳۵- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ڈگری		۸۹-۰۰
۱۳۶- ″ ″ ″	شاہ کوٹ	۱۵-۰۰
۱۳۷- چوہدری محمد شفیع صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ		۲۰-۰۰
۱۳۸- ″ منور احمد صاحب مرحوم بدست اہلیہ نسیم اختر صاحبہ رائے پور ضلع سیالکوٹ۔		۱۰-۰۰
۱۳۹- امۃ الباسط صاحبہ	گوجرانوالہ	۲۰-۰۰
۱۴۰- رشیدہ رفعت و بشریٰ ناہید صاحبہ	″	۱۰-۰۰
۱۴۱- رعنا گل صاحبہ	″	۲۵-۰۰
۱۴۲- عبدالغنی صاحب مرحوم	″	۵۰-۰۰
۱۴۳- عبدالجبار صاحب ناصر	″	۳۰-۰۰
۱۴۴- مبارک اعظم صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۴۵- میر محمد اسلم صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۴۶- عبدالمجید صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۴۷- نذیر احمد صاحب کھوکھر	″	۱۰۰-۰۰
۱۴۸- لئیق احمد صاحب کھوکھر	″	۱۰۰-۰۰
۱۴۹- سید شفیق احمد صاحب سیالکوٹ	″	۲۰-۰۰
۱۵۰- بیگم فرخ شفیق صاحبہ	″	۱۰-۰۰
۱۵۱- چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ	″	۲۰-۰۰
۱۵۲- حاجی محمد شریف صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۵۳- عبدالحمید صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۵۴- عبدالمجید صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۵۵- منصور و محمود صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۲۵-۰۰
۱۵۶- ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″		۲۵-۰۰
۱۵۷- سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان		۱۰-۰۰
۱۵۸- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کھاریاں		۴۵-۰۰
۱۵۹- شائستہ بیگم صاحبہ	ملتان	۵۰-۰۰
۱۶۰- حمیدہ بیگم مخدوم صاحبہ	″	۴۴-۰۰
۱۶۱- چوہدری فیض احمد صاحب	چک 22/E.B ساہیوال	۲۰-۰۰
۱۶۲- ڈاکٹر محمد سلیم صاحب	چک 327/H.R بہاولنگر	۳۰-۰۰
۱۶۳- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ گجرات		۷۵-۰۰
۱۶۴- ″ ″ ″	جہلم	۵۰-۰۰
۱۶۵- فقیر محمد صاحب سٹور آفیسر ایجنسی ہسپتال گلگت		۱۰-۰۰
۱۶۶- رشید احمد صاحب معرفت محمد علیم صاحب گھنوکے ججہ		۱۰-۰۰
۱۶۷- محمد افضل صاحب	واہ کینٹ	۱۰-۰۰
۱۶۸- ممتاز گھمن صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۶۹- بشیر الدین صاحب منجانب والدین	″	۲۰-۰۰
۱۷۰- عبدالکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات		۴۰-۰۰
۱۷۱- روبینہ رحمت صاحبہ بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم ربوہ		۱۰-۰۰
۱۷۲- عائشہ بیگم صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ بذریعہ لجنہ مقامی	″	۵۰-۰۰
۱۷۳- دختر چوہدری عبدالعزیز صاحب	″ ″ ″	۲۰-۰۰
۱۷۴- عارفہ نعیم صاحبہ	″ ″ ″	۲۰-۰۰
۱۷۵- لجنہ اماء اللہ فیصل آباد بذریعہ لجنہ مرکزیہ	″	۵۰-۰۰
۱۷۶- والدہ صاحبہ ناصر مسعود صاحب کوٹلی آزاد کشمیر		۱۰۰-۰۰
۱۷۷- مسماۃ بیوی صاحبہ	″ ″	۲۵-۰۰
۱۷۸- مسماۃ مریم صاحبہ	″ ″	۳۷-۵۰
۱۷۹- کرامت بی بی صاحبہ	″ ″	۱۰-۰۰
۱۸۰- محمد خلیق عالم صاحب آف ایران		۱۹۷-۶۹
۱۸۱- چوہدری محمد شریف صاحب H.M.C. ٹیکسلا		۲۵-۰۰

فہرست چندہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء

۱- چوہدری محمد رشید صاحب انجنیئر حیدرآباد		۱۵-۰۰
۲- بچگان ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۱۰-۰۰
۳- رسالدار ملک غلام محمد صاحب مرحوم	″	۱۵۰-۰۰
۴- میجر ظفر اللہ خان صاحب	″	۵۰-۰۰
۵- عبدالرحمٰن صاحب قریشی	″	۱۵-۰۰
۶- ملک محمد اختر صاحب	″	۱۰-۰۰
۷- شمع صاحبہ دختر صوبیدار میجر محمد دین صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۸- کیپٹن عظمت صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۹- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ		۱۶-۰۰
۱۰- طارقہ ناصر صاحبہ	اسلام آباد	۱۰۰-۰۰
۱۱- چوہدری نذیر احمد صاحب	ناصر آباد سندھ	۱۰۰-۰۰
۱۲- ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان		۱۰۰-۰۰
۱۳- عبدالکریم صاحب ڈار آف سیالکوٹ حال لندن		۲۷۵-۰۰
۱۴- حاجی محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ شہر	۲۰-۰۰
۱۵- قریشی محمد اقبال صاحب	″	۱۶-۰۰
۱۶- اہلیہ خواجہ خلیل احمد صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۷- خواجہ ظفر احمد صاحب	″	۲۵-۰۰
۱۸- کرنل مبارک احمد صاحب آف کراچی	″	۵۱-۰۰
۱۹- بشریٰ اختر صاحبہ	″	۱۰-۰۰
۲۰- خورشید بیگم صاحبہ	″	۱۵-۰۰
۲۱- قریشی مطیع اللہ صاحب	″	۵۰-۰۰
۲۲- بابو کرم الٰہی صاحب	″	۵۰-۰۰

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۰۸

مَیں فہیم احمد ولد ٹھیکیدار نواب الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸½ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۸-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ فہیم احمد D/575 گلی نمبر ۲۵ - G/6-2 لال کوارٹرز اسلام آباد۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب مرحوم کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ نواب الدین ولد شہاب دین صاحب مرحوم اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۹

مَیں فضل الرحمٰن قریشی ولد عبد الغنی قریشی صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ پنشنر عمر ۴۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۸-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ مکان R-283 بلاک نمبر ۱۶ فیڈرل بی ایریا ۱۲۰ مربع گز کے پلاٹ پر دو منزلہ تعمیر ہے -/۸۰،۰۰۰ روپیہ۔ (اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیا گیا ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فضل الرحمٰن قریشی R-283/16 فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ شیخ نثار احمد وصیت ۱۳۱۳۲ سیکرٹری وصایا حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۹۱۰

مَیں محمد ادریس احمد ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر تقریباً ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ محمد ادریس احمد ۵/۲ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد نفیس احمد ولد محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی وصیت ۱۹۷۷۶ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسماعیل دیالگڑھی (والد موصی) انچارج شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۱۱

مَیں امۃ الرفیق فوزیہ زوجہ شاہد منظور طارق صاحب قوم ریحان راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۸-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰۰ سات ہزار روپیہ (۲) زیورات طلائی کینٹھی سیٹ ۳ تولہ ۸ ماشہ (۳) ٹیپ کا سیٹ ۱ تولہ۔ (۴) دوسرے زیورات طلائی وزن ۱۵ تولہ ۴ ماشہ۔ کل وزن ۲۰ تولہ قیمت -/۱۲۰۰۰ روپیہ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرفیق فوزیہ ٪ الزجاجۃ مکان ۱۲۵ پرانی سول لائنز نزد گورنمنٹ گرلز کالج ساہیوال۔

گواہ شد۔ محمد نصیب عارف والد موصیہ وصیت ۵۴۹۲۔ ۱۶/۳ آرڈیننس روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ رفیق احمد فوزی وصیت ۲۳۱۳۶ (برادر موصیہ) ۱۶/۳ آرڈیننس روڈ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۳۹۱۲

مَیں غلام فاطمہ بیوہ شیخ غلام محمد صاحب مرحوم قوم منہاس راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن لیاقت آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی۔ چوڑیاں ۲ عدد ۱½ تولہ۔ بالیاں دو عدد ½ تولہ ایک عدد انگوٹھی ۳ ماشہ۔ -/۱۵۷۵ روپیہ۔

۲۔ حق مہر -/۳۲ روپیہ وصول شدہ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام فاطمہ بیوہ شیخ غلام محمد صاحب 1-2/50 ایریا لیاقت آباد کراچی ۱۹۔

گواہ شد۔ اسلم امتیاز ولد صوفی محمد الدین صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ لیاقت آباد کراچی وصیت ۱۷۸۹۴۔

گواہ شد۔ چوہدری افضل علی ولد نور احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ لیاقت آباد کراچی۔

گمشدہ رقم

جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو گول بازار اور جلسہ گاہ کے درمیان میری جیب سے ۲۰ امریکی ڈالر کا ایک نوٹ گر گیا تھا۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مکرم شیخ خورشید احمد صاحب کو دفتر الفضل میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(ناصر احمد خالد۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بچے نسیم احمد کو تین ہفتے سے بخار ہے۔ تمام احمدی بھائیوں سے عزیزی نسیم احمد کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری نذیر احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۲ ڈاکخانہ چک ۳ تحصیل و ضلع سانگھڑ (سندھ))

۲۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں فالج صاحب فراش ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار تقریباً دس بارہ دن سے نزلہ اور کھانسی میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(نور الدین خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضاکار معلمین کی چھٹی کلاس

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو معلم بلا معاوضہ مل جائیں۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اب ماہ جنوری سے چھٹی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ تک جاری رہے گی۔

اِس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اِسی لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امرائے ضلع سے گذارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

وقفِ عارضی میں شمولیّت کی تحریک

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"مَیں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور اُن کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام اُن کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں۔" (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت اِس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے۔ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور جلد سے جلد اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

ولادت

میری بیٹی منصورہ اقبال اہلیہ ملک غلام عباس صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بچّی عطا فرمائی۔ نومولودہ مکرم الحاج نذیر احمد صاحب سولنگی دارالرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ بچّی کا نام "سعدیہ" تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچّی کو نیک، خادمۂ دین، عمر والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(اہلیہ نذیر احمد صاحب سولنگی)

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اِس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA	قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز	ANTI CARIES	قیمت ۱۵/-
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER	قیمت ۴/-
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	قیمت ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں

کیور ٹیو کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

عمر اور مال میں حصولِ برکت کا طریق

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ مَیں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مَیں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اسی وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔" (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵)

امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور دیگر متعلقہ عہدیداران اپنی خدمات کو انتہاء تک پہنچا کر اور خدمتِ دین کے نادر مواقع سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب بھائیوں اور بہنوں کو بڑھ چڑھ کر خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی عمروں اور مالوں میں خارق عادت برکت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بھتیجے عزیزم چوہدری مظفر احمد صاحب شاہد ولد مکرم برادرم چوہدری محمد علی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ رائے ونڈ ضلع لاہور کا نکاح مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ قمر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد عالم صاحب مرحوم سکنہ گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو متعلقہ خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی محلہ دارالبرکات ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

یہ ثابت فرمایا کہ نوعِ انسان کی پیدائش کے بارہ میں خدائی منصوبہ کی یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ اس نے اسے مکمل آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر عطا فرمائی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کے حُسن نے عربوں کے قلوب کو موہ لیا تھا۔ انسانی اعمال کا حساب لینا خدا کا کام ہے نہ کہ کسی انسان کا۔ جو کام اس نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے پیار کے ساتھ قلوب کو فتح کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ یہ کام ہمیں بہر حال کرتے چلے جانا چاہیئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے عظیم انعامات و برکات کے وارث بنیں۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ایک خط

لکھ کر آپ ایک ہفتہ کی دوائی بالکل مفت صرف تین روپیہ ڈاک خرچ پر گھر بیٹھے منگوائیں۔

فضلِ عمر رضی اللہ عنہ دواخانہ گول بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴